تقریر

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ (حضرت محمدؐ)

مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں

(تقریر نمبر 8)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۖ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۖ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ (سورة الكوثر)

یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔ پس اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔ یقیناً تیرا دشمن ہی ہے جو اَبتر رہے گا۔

اُو چہ می دارد بمدحِ کس نیاز
مدحِ اُو خود فخر ہر مدحت گرے

یعنی اُسے کسی کی تعریف کی کیا حاجت ہے اُس کی مدح کرنا تو ہر مدحت کرنے والے کے لیے باعثِ فخر ہے۔

معزز سامعین! آج مجھے سیدنا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت پر روشنی ڈالنی ہے جس کے الفاظ ہیں۔أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے پیش کی گئی ہیں۔مکمل حدیث یہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ مَیں "جوامع الکلم" کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی ہے اور بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي کہ مَیں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں انہیں رکھ دیا گیا۔

(صحیح البخاری كِتَاب التَّعْبِيرِ بَابُ الْمَفَاتِيحِ فِي الْيَدِ حدیث نمبر 7013)

دارمی کی ایک روایت کے مطابق آپؐ نے فرمایا کہ بزرگی اور جنت کی چابیاں اُس روز (حشر کے روز) میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ایک روایت میں أُوتِيتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ مِنْ سُنْدُسٍ۔ (أحمد بن حنبل الرقم:14553) کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔جس کے معنی ہیں کہ مجھے سفید و سیاہ نشانوں والے گھوڑے، جس پر ریشمی کپڑے کی جھالر تھی، پر دنیا کی کنجیاں عطا کی گئیں۔

خزائن کی کُنجیاں ملنے کی روایت مختلف راویوں سے مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔اِن میں سے چند کا ذکر آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے اور فضائل کو مزید بلند کرنے کا موجب ہو گا۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی روایت کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز شہدائے اُحد کے مزارات پر دعا کرنے کے بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:

إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ، لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ بے شک مَیں تمہارا پیشرَو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم! مَیں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: روئے زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

(صحیح مسلم کِتَاب الْفَضَائِلِ باب إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ حدیث نمبر 5976)

غزوہ خندق کی کھدائی کے موقع پر جب مضبوط چٹان کو توڑنے کے لئے کدالوں نے جواب دے دیا۔ تب صحابہ کرامؓ کی درخواست پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور چٹان کی طرف اترے، کدال تھامی اور فرمایا: بسم اللہ! پھر آپؐ نے ایک ضرب لگائی اور پتھر کا ایک تہائی حصہ توڑ دیا اور فرمایا: اللہ اکبر! مجھے شام کی کنجیاں عطا کر دی گئیں، اللہ کی عزت کی قسم! بے شک مَیں اپنی اس جگہ سے شام کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: بسم اللہ! اور ایک اور ضرب لگائی، پس آپؐ نے مزید ایک تہائی پتھر توڑ دیا اور فرمایا: اللہ اکبر! مجھے فارس کی کنجیاں بھی عطا کر دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک مَیں اپنی اس جگہ سے مدائن اور اس کے سفید محل کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا: بسم اللہ! اور ایک اور ضرب لگائی اور باقی ماندہ پتھر کو وہاں سے ہٹا دیا اور فرمایا: اللہ اکبر! مجھے یمن کی کنجیاں عطا فرما دی گئیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک مَیں اپنی اس جگہ سے (یمن کے شہر) صنعاء کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

(أحمد بن حنبل الرقم:18716)

سامعین! خدا کی شان دیکھیں کہ ایک طرف فاقہ کشی کے اس عالَم میں جب دشمن کے حملے کے خطرے سے جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں اور خود حفاظت کے لئے خندق کھودنے کی دفاعی تدبیروں میں مصروف ہیں لیکن اپنے ربّ کے وعدوں پر اس قدر یقین ہے کہ اپنے دور کی دو عظیم طاقتور سلطنتوں کی فتح کی خبر کمزور نہتے صحابہ کو دے رہے ہیں اور وہ بھی اس یقین پر قائم نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے ہیں کہ بظاہر یہ انہونی باتیں ایک دن ہو کر رہیں گی اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانۂ خلافت سے ان فتوحات کا آغاز ہوتا ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ اسلامی فوجوں کے ساتھ شام کو فتح کرتے ہیں اور حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں ان فتوحات کی تکمیل ہو جاتی ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی سرکردگی میں مسلمان ایران کی فتوحات حاصل کرتے ہیں اور صرف چند سال کے مختصر عرصہ میں دنیا کی دو بڑی سلطنتیں روم و ایران ان فاقہ کشوں مگر الٰہی وعدوں پر یقین محکم رکھنے والے مسلمانوں کے زیرِ نگیں ہو جاتی ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ نظارے عالَمِ کشف سے تعلق رکھتے تھے۔ گویا اس تنگی کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مسلمانوں کی آئندہ فتوحات اور فراخیوں کے مناظر دکھا کر صحابہؓ میں امید و شگفتگی کی روح پیدا فرمائی مگر بظاہر حالات یہ وقت ایسا تنگی اور تکلیف کا وقت تھا کہ منافقین مدینہ نے ان وعدوں کو سن کر مسلمانوں پر پھبتیاں اڑائیں کہ گھر سے باہر قدم رکھنے کی طاقت نہیں اور قیصر و کسریٰ کی مملکتوں کے خواب دیکھے جا رہے ہیں مگر خدا کے علم میں یہ ساری نعمتیں مسلمانوں کے لئے مقدر ہو چکی تھیں۔ چنانچہ یہ وعدے اپنے اپنے وقت پر یعنی کچھ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں اور زیادہ تر آپؐ کے خلفاء کے زمانہ میں پورے ہو کر مسلمانوں کے ازدیادِ ایمان و امتنان کا باعث ہوئے۔"

(سیرت خاتم النبیین صفحہ 578)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بعض واقعات پیشگوئیوں کے جن کا ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اَور شخص کے واسطہ سے ظاہر ہوں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپؐ کے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے اور آنجنابؐ نے نہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں۔ مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلّی طور پر گویا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لیے عالمِ وحی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔"

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 265)

ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: مَیں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے (زمین و آسمان کی) چابیاں اور ترازو عطا کیے گئے (نبی کا خواب بھی مبنی بر وحی ہوتا ہے)۔ مقالید تو چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پھر مجھے ایک پلڑے

میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابو بکر صدیق کو لایا گیا پس ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اٹھا لیا گیا۔

(ابن أبي شيبة في المصنف الرقم:31960)

بخاری میں مزید لکھا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان پر حضرت ابوہریرہؓ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْغَثُونَهَا أَوْ تَرْغَثُونَهَا أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور تم مزے کر رہے ہو یا اِسی جیسا کوئی کلمہ کہا۔

(بخاری حدیث 7273)

ایک روایت میں أَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا کے الفاظ بھی ملتے ہیں جس کے معنی ہیں کہ آپ لوگ (ابھی تک اُن عطا کردہ) خزانوں کو منتقل (یعنی ان سے نفع حاصل) کر رہے ہو۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک للہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے لپیٹ دیا اور مَیں نے اس کے مشارق ومغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر وکسریٰ کے) سرخ اور سفید خزانے عطا کئے گئے۔ مَیں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور نہ ہی ان پر ان کے غیر سے دشمن مسلط کرے جو ان کو مکمل طور پر نیست ونابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد! مَیں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اس کو واپس نہیں لوٹایا جاسکتا اور بیشک مَیں نے آپ کو آپ کی امت کے لئے یہ چیز عطا فرمادی ہے کہ میں انہیں قحط سالی سے نہیں ماروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط کروں گا جو ان کو مکمل طور پر نیست ونابود کر دے اگرچہ تمام ملکوں کے لوگ جمع ہو جائیں یہاں تک کہ ان (آپ کی امت) میں سے بعض بعض کو ہلاک نہ کریں اور بعض بعض کو قیدی نہ بنائیں۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

سامعین! آج کی تقریر کے عنوان کے الفاظ پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے زمین کے خزائن عطا کئے گئے ہیں بلکہ فرمایا کہ مجھے زمین وآسمان کے خزائن کی کنجیاں (چابیاں) دی گئیں ہیں یا دوسرے الفاظ میں کہہ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ پر رکھی ہیں۔ خزائن کا لفظ قابل غور ہے۔ اگر اِس سے علمی، روحانی اور اخلاقی خزائن مراد لئے جائیں تو صحابہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست فیض پایا۔ جس جس صحابی کے لئے آپ کی پُر شفقت نظر نے خزائن کے منہ چابی سے کھولے۔ وہ اور اُن کی اولادیں تر گئیں۔ وہ رضی اللہ عنھم و رَضُوْا عنہ کہلائے۔ آج 14 سو سال گزرنے کے بعد بھی ہم اپنے بچوں کا نام اُن صحابہؓ کے ناموں پر رکھنا فخر سمجھتے ہیں۔ آج ہم ان قابل فخر صحابہ کے اسوہ حسنہ کے واقعات اپنے بچوں کو سنواتے ہیں۔ یہی وہ مبارک صحابہ تھے جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردہ سب سے بڑا خزانہ قرآن کریم اور آپؐ کے فرمودات کو ہمارے لئے، ہماری نسلوں کے لئے بطور خزانہ محفوظ رکھا ہے اور آج ہم اِس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ قرآن وہی خزانہ ہے جس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔

(ابوداؤد)

اور فرمایا جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(ترمذی)

سامعین! ہم پورے یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہو گا۔ آپؐ کی مکمل اطاعت کرے گا اور آپؐ پر درود پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرے گا تو قرآن کریم کے خزائن میں غوطہ لگائے تو اُسے ہیرے، موتی اور جواہرات ملیں گے کیونکہ اُس نے اطاعتِ رسول کے ذریعہ اس خزانہ کی چابی حاصل کی۔ ہم اِس سلسلہ میں آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال دے سکتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کر کے نہ صرف آپؐ سے فیض پایا بلکہ قرآن کریم کے معارف ومحاسن سے اتنا حصہ پایا کہ 83 کے قریب قرآن کریم کے فیوض پر کتب لکھ دیں، 10 جلدوں

پر مشتمل ملفوظات موجود ہیں۔ ہزاروں خطوط اور سینکڑوں اشتہارات اِس کے علاوہ ہیں۔ آج ہر احمدی گواہ ہے کہ اُس نے ان خزائن سے بھرپور حصہ پایا۔ اصل منبع اور Source تو وہ چابی ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نسل در نسل ملتی چلی گئی اور آئندہ بھی ملتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

علمی خزائن جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئے اُن میں سابقہ ادوار میں ہر شعبہ علم میں ایک مسلمان کا تمام دیگر علوم جاننے والوں پر برتری لے جاناہے جنھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کی بدولت اپنی علمیت کا لوہا منوایا اور آج کے دور میں آپ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے ایٹم سے متعلق تھیوری دے کر اپنانام کمایا۔ آپ نے یہ تمام علم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے علمی خزینہ قرآن کریم سے حاصل کیا۔ آپ کے علاوہ ستارہ بروج جیسی بے شمار احمدی ہونہار طالبات وطلبہ انہی خزائن سے حصہ پاکر جماعت احمدیہ کا نام روشن کررہے ہیں۔

سامعین! خزائن کی کنجیاں ملنے سے ایک مفہوم مادی وارضی خزائن بھی لئے جاسکتے ہیں۔ جیسے آپؐ کی جائے مَولد سعودی عرب اور عرب وخلف کی دیگر ریاستیں تیل اور دیگر قیمتی معدنیات سے پُر ہیں۔ آج وہ پیسے کے حوالہ سے دنیامیں حکومت کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ اِن کے علاوہ وہ تمام اسلامی ممالک جن میں مشرقِ وسطیٰ اور مشرق بعید کے اسلامی ممالک شامل ہیں وہ کاپر جیسی قیمتی مِنرل اور معدنیات سے مالامال ہیں۔ یہی وہ خزائن ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اِن کو عطا ہوئے۔ اِن میں افریقہ کی وہ ریاستیں بھی شامل ہیں جن میں گو حکومت مسلمانوں کی نہیں مگر اکثریت مسلمانوں کی بستی ہیں۔ اِن تمام اسلامی ممالک، ریاستوں اور جزائر کے نام جو میں نے اوپر لیے ہیں اِن کی سرحدوں کے ساتھ بہنے والے سمندر بھی اپنی گہرائیوں میں قیمتی جواہرات لیے ہوئے ہیں۔ جن میں کچھ کشادہ ہو چکے ہیں اور کچھ ہونے کو ہیں۔

مَیں نے اپنی تقریر کے عنوان کے حوالہ سے جو احادیث ایک جگہ پر جمع کی ہیں تو اِن کا اگر مجموعی لحاظ سے احاطہ کریں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوابوں اور کشوف میں فارس، روم، شام اور یمن کی بادشاہیں اور اُن کے سفید اور مختلف رنگوں والے محلّات دکھلائے گئے اور وہ آپؐ اور آپؐ کے بعد خلفاء اور بادشاہوں کو حاصل ہوئے تو یہ بھی وہ خزائنُ الارض ہیں جن کی چابیاں آپؐ کو تھمائی گئیں۔ قیصر وکسریٰ کے خزائن آپؐ کو ملے۔

آپؐ کے مذہب کا آغاز غربت وافلاس سے ہوا۔ غریب صحابہ آپؐ پر ایمان لائے پھر ایمان کی دولت سے مالامال ہو کر دنیا و دین کے روحانی معنوں میں امیر ترین وجود بن گئے۔ جن کا ذکر اختصار سے خاکسار اوپر کر آیا ہے۔ مگر مادی لحاظ سے بھی یہ مالامال کئے گئے۔ اِن ہی غریب اور مفلس صحابہ میں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت وفیض سے یا آپؐ کے بابرکت وجود کو چھونے سے وہ ایسے مادی لحاظ سے مالامال ہوئے کہ وہ اُس وقت دنیا کے امیر ترین لوگوں میں شمار ہوئے اور آج بھی مسلمان ریاستوں میں بسنے والے مسلمان دنیا کی دیگر ریاستوں میں شہریوں اور باسیوں سے زیادہ نظر آتے ہیں۔

سامعین! مَیں اپنی تقریر کو ایک واقعہ کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ نے اپنے درباری اکٹھے کئے اور انہیں کہا کہ آج فلاں سے فلاں وقت تک محل کے دروازے کھولے جائیں گے۔ آپ جو بھی قیمتی اشیاء لے کر جانا چاہتے ہیں۔ اِسی مقررہ وقت میں لے جائیں۔ لوگوں نے حسبِ توفیق لوٹ سیل سے فائدہ اٹھایا۔ ایک بوڑھا نحیف اور کمزور اٹھا اور آہستہ آہستہ بادشاہ کی طرف بڑھا اور ڈرتے ڈرتے اُس نے جرأت کر کے بادشاہ کو ہاتھ لگا کر بولا کہ اس محل میں بادشاہ سلامت آپ سے قیمتی چیز تو مجھے نظر نہیں آئی۔ اس لئے مَیں آپ کو لیتا ہوں۔ پس روحانی دنیا میں بادشاہ دوجہاں آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے قیمتی سرمایہ، سب سے مہنگاترین خزینہ ہیں۔ صحابہؓ میں سے جس جس نے آپؐ کو ہاتھ لگایا، جسمانی اور روحانی معنوں میں چھوا وہ دونوں جہاں میں اپنے آپ کو سدھار گئے اور آج اُن کی نسلیں اِس پر فخر کرتی ہیں۔ گو آج ہمارے اندر یہ عظیم روحانی بادشاہ جسمانی لحاظ سے محفوظ نہیں۔ مگر آپؐ کی تعلیمات خزانوں کی صورت میں دنیا بھر میں بکھری پڑی ہیں۔ جن کو چھونا اور برکت پانا ہم سب کو مخزن اور مخزون بنادے گا اور بنا بھی رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک عربی کے الہام کے بارے میں فرماتے ہیں:

”حکم اللّٰہ الرحمن الخلیفۃ اللّٰہ السلطان۔ یوتی لہ الملک العظیم۔ وتفتح علی یدہ الخزائن۔ ذٰلک فضل اللّٰہ و فی اعینکم عجیب“

عربی الہام کا ترجمہ: ”خدائے رحمن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن اس کے لئے کھولے جائیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 94)

حاشیہ:”کسی آئندہ زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروقؓ کے ذریعہ سے ہوا۔ خدا جب اپنے ہاتھ سے ایک قوم بناتا ہے تو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ ان کو لوگ پاؤں کے نیچے کچلتے رہیں۔ آخر بعض بادشاہ ان کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں اس طرح پر وہ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پاتے ہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہوا۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 94 حاشیہ)

ہاں! میری آج کی تقریر طویل ہو رہی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے ایک اور خزائن کی کنجی کا ذکر نہ کروں تو مضمون ادھورا رہ جائے گا اور وہ آپؐ کے بعد خلافت کا قیام تھا۔ جس کے بارے میں آپؐ نے فرمایا کہ آخری دَور میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یہ بھی آپؐ کو دیئے گئے خزائن میں ایک اتنا بڑا ذخیرہ اور مخزن ہے جس کی برکتوں سے ہم علمی لحاظ سے بھی، روحانی لحاظ سے بھی اور مادی و دنیوی لحاظ سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان خزائن سے اپنی جھولیاں بھرنے کی توفیق دیتا رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡